سجادہ نشین مرکز اویسیاں نارووال

12 ربیع الاول یوم ولادت یا یوم وصال؟

بعض حضرات، سادہ لوح مسلمانوں کو یہ کہہ کر ان کے ایمان افروز جذبات کو مجروح کرنے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کا دن ہے۔ اس لئے اس روز خوشی منانے کا جواز ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ یہ تو غم افسوس اور سوگ کا دن ہے۔ چنانچہ قاضی محمد سلیمان اپنی کتاب رحمۃ اللعالمین میں رقمطراز ہیں کہ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ یوم دوشنبہ وقت چاشت تھا کہ جسم اطہر سے روح انور نے پرواز کیا۔ اس وقت عمر مبارک ۶۳ سال قمری پر ۴ دن تھی۔ ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔'' (رحمۃ اللعالمین جلد اول صفحہ ۳۲۳)

۱۲ ربیع الاول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم وفات ہے۔ اس روز خوشیاں منانے والے اپنے نبی ﷺ کی وفات پر خوشیاں مناتے ہیں۔ ان کا ضمیر وایمان مردہ ہے۔ ان کو نہ اپنے نبی ﷺ کا پاس ہے نہ ان سے حیا۔ یہ لوگ روز قیامت خدا تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے۔ محمد عربی ﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے۔

کیا ۱۲ ربیع الاول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم وفات ہے؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ اس موضوع پر مورخین ومحققین اسلام کا نکتہ نظر اختصاراً پیش خدمت ہے۔

پیر کا دن:۔ اگرچہ یہ بات طے ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت اور وفات شریف پیر کے دن ہوئی۔ لیکن وفات شریف کیلئے ۱۲ ربیع الاول کی تاریخ کو خاص کرنا کسی معتبر دلیل سے ثابت نہیں۔ یہ بات نہ تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہے نہ ہی تابعین سے۔ لہذا بعد میں کسی کا ۱۲ ربیع الاول کو تاریخ وفات قرار دینا ہرگز درست نہیں۔

روایت شریف سے استدلال:۔ معترضین ۱۲ ربیع الاول کو وفات شریف ثابت کرنے کے لئے ایک روایت جو کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے منسوب ہے سے استدلال کرتے ہیں۔ مگر اس موقع پر اس روایت کے راوی کی حیثیت پر تبصرہ نہیں کرتے۔ حالانکہ اہل علم حضرات پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ اس روایت کی سند محمد بن عمرو اقدی ایک ایسا راوی ہے۔ جس کے بارے میں اسحاق بن راہویہ، امام علی بن مدین، امام ابو حاتم الرازی اور نسائی نے متفقہ طور کہا ہے کہ واقدی اپنی طرف سے در پیش گھڑ لیا کرتا تھا۔ امام یحییٰ بن معین کے نزدیک واقدی ثقہ یعنی قابل اعتبار نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا واقدی کذاب ہے۔ حدیثوں میں تبدیلی کر دیتا تھا۔ بخاری شریف اور ابو حاتم رازی نے کہا کہ واقدی کی حدیثیں تحریف سے محفوظ نہیں۔ امام ذہبی نے فرمایا کہ واقدی کے سخت ضعیف ہونے پر آئمہ جرح وتبدیل کا اجماع ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۲، ص ۳۶۔۳۲۵ مطبوعہ ہند قدیم۔)

معلوم ہوا کہ اس روایت کے سخت ضعیف ہونے پر محدثین و محققین اسلام کا اجماع ہے۔ لہذا اس روایت سے استدلال کرنا باطل ہے۔ بفضلہ تعالیٰ! اگر ہم ۱۲ ربیع الاول کو تاریخ ولادت ثابت کرنے کیلئے دلائل اکٹھا کرنا شروع کریں تو اس موضوع پر پوری کتاب تیار ہو سکتی ہے لیکن اختصار کے پیش نظر زیر قلم مضمون میں فقط یہ ثابت کریں گے کہ ۱۲ ربیع الاول حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ کا یوم وصال نہیں ہے۔

۱۲ ربیع الاول کا تاریخ وفات نہ ہونے پر ناقابل تردید دلیل : مورخ اسلام امام ابوالقاسم عبدالرحمٰن السہیلی ارشاد فرماتے ہیں: ''وکیف ما دار الحال علی ھذا الحساب فلم یکن الثانی عشر من ربیع الاول یوم الاثنین بوجہ۔'' (الروض الانف جلد ۲، ص ۳۷۲)

یعنی اس حساب پر کسی طرح بھی حال دائر ہو مگر ۱۲ ربیع الاول کو یوم وفات سوموار کسی صورت میں نہیں آسکتا۔ یہی مضمون امام شمس الدین الذھبی، ابن کثیر، امام نور الدین علی بن احمد السمہوری بن برہان الدین الحلبی وغیرہ سے بھی منقول ہے۔ (تاریخ اسلام للذہبی جزا لسیرۃ النبویہ ص ۴۰۰-۳۹۹، وفاء الوفاء جلد ۱ ص ۳۱۸، البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۲۵۶ سیرۃ حلبیہ جلد ۳ ص ۴۷۳) محققین و مورخین اسلام کی مذکورہ دلیل کو پرکھنے کیلئے تاریخ اسلام کی کسی پختہ تاریخ و یوم کا معلوم ہونا ضروری ہے۔ اس مقصد کیلئے یوم عرفہ ۱۰ھ کو ۹ ذی الحج کی تاریخ اور جمعۃ المبارک کا دن ہونے پر مختصر دلائل پیش کرتے ہیں۔ تاکہ اس تاریخ سے تقویم کی روسے نتیجہ سامنے آسکے۔ یوم عرفہ کو تاریخ سے تقویم کی روسے نتیجہ سامنے آسکے۔ یوم عرفہ کو تاریخ ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ اور دن جمعۃ المبارک کا تھا۔ ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ کو حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع ارشاد فرمایا اسی روز یہ آیت نازل ہوئی۔ ''الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الا سلام دیناً۔'' (المائدہ، آیت نمبر ۳) ''یعنی آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کیا۔ (کنزالایمان شریف) یہ آیت حجۃ الوداع میں عرفہ کے روز جو جمعہ کو تھا، بعد عصر نازل ہوئی۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک یہودی آیا اور اس نے کہا اے امیر المومنین! آپ کی کتاب میں ایک آیت ہے۔ اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم روز نزول کو عید مناتے۔ فرمایا کون سی آیت؟ اس نے یہی آیت ''الیوم اکملت لکم ----- پڑھی۔ آپؓ نے ارشاد فرمایا میں اس دن کو جانتا ہوں جس میں یہ نازل ہوئی تھی۔ اور اس کے مقام نزول کو بھی پہچانتا ہوں۔ وہ مقام عرفات کا تھا اور دن جمعہ کا۔ (خزائن العرفان)

ترمذی شریف میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے آپ سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کہا۔ آپ نے فرمایا کہ جس روز یہ نازل ہوئی اس دن ۲ عیدیں تھیں۔ جمعہ، عرفہ۔ (خزائن العرفان)

یہ آیت جیسا کہ شیخین نے حضرت عمرؓ سے روایت کیا، عصر کے وقت جمعہ کے روز ذوالحجہ کی نویں تاریخ، حجۃ الوداع میں جو کہ ۱۰ھ میں تھا۔ نازل ہوئی ہے۔

(حاشیہ القرآن الحکیم مع ترجمہ شاہ رفیع الدین دہلوی و مولانا اشرف علی تھانوی ف ۱۰ اص ۱۱۹ مطبوعہ تاج آرٹ پریس کراچی)

جب یہ آیت نازل ہوئی تو اس وقت آپ ﷺ مکہ معظمہ میں حجۃ الوداع کے مبارک موقع پر عرفہ کے دن، جمعہ کے روز عضباء ناقہ پر سوار تھے۔ (ترجمہ مولانا محمود الحسن مع حاشیہ فوائد القرآن ص ۱۷۲)

یہ آیت حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کے روز جمعہ کے دن عصر کے وقت نازل ہوئی جبکہ میدان عرفات میں حضرت خیر الانام ﷺ کی اونٹنی کے گرد چالیس ہزار سے زائد اتقیاء ابرار رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مجمع تھا۔

(ترجمہ مولانا محمود الحسن مع حاشیہ فوائد القرآن ص ۱۷۳)

نویں ذی الحجہ کو آنحضرت ﷺ طلوع آفتاب کے بعد وادی نمرہ میں آکر اترے۔ دن ڈھلنے کے بعد یہاں سے روانہ ہو کر عرفات میں تشریف لائے۔ (رحمۃ اللعالمین جلد اول ص نمبر ۲۹۹)

نبی کریم ﷺ جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو اسی جگہ اس آیت کا نزول ہوا۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔

(رحمۃ اللعالمین جلد اول ص ۳۰۵ بحوالہ صحیح بخاری عن عمر بن الخطابؓ)

اس مختصر سی وضاحت سے واضح ہوا کہ یوم عرفہ کو تاریخ ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ اور دن جمعۃ المبارک کا تھا۔ اس تاریخ سے حساب شروع کر کے چاند کے طلوع و غروب ہونے کی نسبت سے ذی الحجہ محرم اور صفر کے ایام کی تعداد انتیس ۲۹ اور تیس ۳۰ متصور کر کے ہر اسلامی مہینہ تقویمی نظام کے آئینے میں دیکھتے ہیں کہ آیا ۱۲ ربیع الاول شریف کا دن سرکار دو عالم کا یوم وصال ہے یا نہیں؟

۹ ذی الحجہ تا ۱۳ ربیع الاول تک تقویمی نظام کی رو سے ربیع الاول شریف کو ۱، ۲، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۳ میں سے کوئی ایک تاریخ نبی کریم ﷺ کی تاریخ وفات قرار پاتی ہے جبکہ منکرین میلاد کے دعوی کے برعکس ۱۲ ربیع الاول کو سوموار کا دن نہیں آتا ہے۔ چنانچہ کتب تواریخ و سیر میں بھی وفات شریف کی تاریخ سے متعلق مختلف روایات موجود ہیں۔ اجلہ تابعین ابن شہاب زہری ، سلیمان بن طرخان اور سعد بن ابراہیم زہری سے اسناد کے ساتھ یکم ا، دو ۲ ربیع الاول کو وفات نبوی منقول ہے۔

علامہ شبلی نعمانی نے بھی یکم ربیع الاول کو یوم وفات قرار دیا ہے۔ (سیرۃ النبی ﷺ۔ جلد ۲) محمد بن عبدالوہاب کے بیٹے شیخ عبداللہ نے آٹھ ربیع الاول کو یوم وفات قرار دیا ہے۔ (مختصر سیرۃ الرسول ﷺ)

دعوت فکر و عمل :۔ وہ جن کو دعوی ہے کہ ۱۲ ربیع الاول ہی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم وصال ہے۔ معتبر حقائق و دلائل کی روشنی میں ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ کو سوموار کا دن ثابت کریں۔ مذکورہ دلائل کا رد بلیغ کریں۔ لیکن سوموار شریف کا دن نہ کر سکیں یا پیش کردہ دلائل کا معقول جواب نہ دے سکیں تو ہم عرض کریں گے کہ (۱) ۱۲ ربیع الاول کو غم اور سوگ کی بجائے آقائے کائنات ﷺ کے میلاد کی خوشیاں منایا کریں۔ (۲) محبوبان و مقبولان خدا کی تنقیص کی بجائے توقیر و عظمت کے پہلو جات بیان فرمائے جائیں اور ہر ممکن ادب و احترام کا خیال رکھا جائے۔